



ولادیں طاڭز

سرینگر

بفتہ
روزہ

الله کی ولادت موسین اور متین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف بھال لاتا ہے

قال سید الكوئنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : حُسَيْنٌ مِّنِي وَأَنَا مِنْ الْحُسَيْنِ

نقشِ اللہ بر صحرائِ نوش
سترِ غنوانِ نجاتِ ما نوش

امام حسین (ع) نے کربلا کی منی اپنے خون سے رنگیں کر کے کھڑ تو جید لکھا اور کہ سلطان جابر اور فاقیہ عکران کے آگے ہر گز جدہ رہ نہیں ہوتا۔ یہ خون سے لکھا کیا کہ سلطان کا مشبل میں نجات ٹانی ٹابت ہوا اور اسی کھر کی رو سے سلطان تب کہ سلطان نہیں ہوا۔ بیک و کربلا کی حقیقت رہا۔

علام اقبال



غريب و ساده و رنگین ہے داستان حرم

انسان کو توبیدار ہو لینے دو
ہر قوم پاک سے اگلی بھارت سے میں حسین
بیٹے کسی درد کا کام نہیں بلکہ ایک دوستی کا نام ہے اور اسی طرح
حسین کسی درد کا کم ایک ملن ایک مقصود اور ایک فخر ہے کام ہے۔
مام نے یہ فخر کہ، پرستی دیتا جاں کئے، وہ تھیں کروی کہ "فخرِ حسین"
اگرچہ یہ فخر جو یہ کے ساتھ رہے سن گئی نہیں ہوئی۔

نام جسمے سے۔ لیں گا کام رکے داون گام لی اسے سارے سر وہیں پوچھیں اور
جہری گلزار کے خواستے اسی مال کا انتظام بھی قربانی کی
پیدا ہے جو تابے اور آنکھ بھی قربانی کی پیدا ہے۔ ایک وہ قربانی ہو حضرت
کراچی نے اپنے چینے حضرت اسمائیلی میں قربانی کی لکھن پر وہ دلارے اس
فکر سخن کو فروخت کرنے لے۔ ہم و دیات میں کچھ گھوڑے ہیں اور فکر مباری
معاشرت سے رخصت ہو جائیں گے اور علم سے میئے نہیں کوئی صد و کاٹیں۔
آن پوری مسلم دیانتیں طرف کے چیزیں کی دوسرے گذروتی سے، کہاں کا محر
تھیں کردی ہے اس دو طرف سے جنات ماسک کرنے کی واحد اور فکر
حکیم اور کراچی اور اسکے پندرہ حصت کے مطابق اپنی زندگیوں کو خالا اور
حیاتی میں۔ کام کے پورے اسے

نہیاں اسکی حیثیت ابتداء ہے اسماں میں
جوں تو ”کل یوم ما شورہ، کل ارشاد کرہا“ ہر روز ما شورہ اور ہر ہر دن کرہا
ہے تھاں حرم ایک اداہمید ہے جس کا کفر خروج ہوتے ہی معلوم کی
تمامیت اور قلم سے نظر کرنے والے براہمود انسان کے دل و ماغ
پر انیشیت سی شہزادی، حضرت امام جعینی کی کربلاں عالم قربانی اور
حاجیات سے دکھل جائیں۔ اسی طبقہ میں دملی و سانی شوابد و قدوہ ہر مومن کا دل خواکے
ساقو خڑک ہے۔ ہر درد کے مددے انسان کا ڈرام پھان کر دیا ہے۔
کردار کے ذریعے دیباں ہر خلیفہ میں کوئی کارہاں اور ہر دن کو فرم
ما شورہ پیدا ہے۔ اب تا قیامت دو کردار ایک دوسرا سے کے آئندے سائیں
کے ایک کردار جیوی جو جہر و خام کی سانیدنی کرتا ہے اور دوسرا کردار

امام حسین نے خلیل کو بھی لوکے دریے بے ناپ کرے اور اقدار انسانی کے تھوڑی انسانیت کو شعور ذات دیتے گئے جو قبائلی کریاں ہیں ادا کریں تسلیم اُن مجھی قائم ہے۔ یہاں تھی خالی اور ناپ و قبائل انسانیت کو اپنے پیش میں جگہ کر کے نہاد کر کرنا پڑی کی کچھی سدائے پاک کشت سوراخی دیجی اس لئے کہ کردا یہک ایک ایسی فکر کا کام ہے جو ہر خلیل، جغرافی، اقوم و قبیل اور رنگ و لش سے ملاور اور کمزور معلوم اور ہے

امام حسین اور علیگر امام کی تحریک کے خلاف ادے کا سارف اسلام
میں اپنی پوری کانات بہ رحیک کئے احسان ہے ورد غلیب زندہ در جلالو
مولوکت ہر عہد میں اپنا خداوندوں کرتی رہتی۔ آج تک دنیا کے ہائے
ریگوں ووں سے ہر مخلوق کی محنتی کی تو اور آج بھی آری ہے۔ صدیاں کر

ناموسیں کے طبق اس اسلامی کوئی کامڈاٹ کو بخوبی میں لے کر پہنچوں ہے جو اس کے مطابق کوئی نامناسب
بھائیت ہوئے ہیں کہ باقات حق ہے مگر امام حکیم نے اس روشن
میکھانے پہنچنے ہوئے نمر، احکام بند کیا کہ باقات حق نہیں دعا میں فاقہ
سے اور دعائے دعویا کا کیا عادلیتی بینک تھکانے والی مسجد کی باری بالے
اور بیرزیت میں بے گرفتار گردانیے والے انسانیت کی آزادیوں کے
نکاحات اور انسانیت کی آزادیوں کے کچھ جو آزاد حرارتے کرہیں
پہنچنے ہوئی تھی وہ سماں لگدے رہنے کے بعد یہی ای زور دوڑھے سے خالی دے

میں بھی مرد قوت کے نیز کو خوش دیتے تھے جو عمل میں کردا ہے میں اپنے
رہی ہے جس طرح ۱۹۴۷ء میں عالی دی قیمتی اور جب تک دیجیاں خوبی کے
دوخوازوں کے ذریعہ میں پھول پھاتے جاتے رہیں کے اوز عالی دی قیمتی
رہیں ہے تک خواہشات کے لوق و سالاں میں جگہوں قبیلہ بڑھتے
زبان دی۔ قالم اور جاہل کے سامنے کفر حق کے باہم مدد اور مدد امام حسن نے

کراچی پر چمچہ ڈیو داؤ اونک مددور جانشین انبوخ نے جوانا اسٹول کے
پورتھی دنیا کیک مینڈنڈ فور و شد پایت ہیں کیا اور جانچ سے۔
وقت سوچ نہیں اور بدھات کو بڑی طرح قشیں لیکر خود کو حسماں امر
فائز کر لیا اور ۱۳۰۰ مسالہ یافت کیں مگر آگے کامیاب نہ رکار کر دا
جوانا باتے اور وقت کی ترقی ہیلی سے کہ سبکن میں زندگی سے۔

۴۰۷ - باب اور روشنگری مذکور در آن- آن- آن- آن- آن- آن- آن- آن- آن-

از: میر واعظ کشمیر ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق



کبھی کجا ہادیت کا ہام بیس بلکہ مسلم مسلم بارگاہ کے ساتھ قصہ پڑے ہوئے والا دو ادا کرے ہے جس نے حق کو مجھے لکھے ہاں اپنی وکارہانی سے ہمکار کیا اور پاٹل اور پاٹل پر ستولی کو اپنی ٹھست سے دوپاڑ کر دیا 61۔ 62 جسیں جب اپنی حکومت کے لئے تھے تھے اسے دوست کے ختن پر بے رہنمائی ہو کر اسلام اور پیغمبر اسلام کی تحریک اور حرب اسلام میں کھال اور حوال کو حرم قرار دینا یعنی ہام بخدا خاتم نبی مسیح داریوں کا خاتم بخدا جیسا کہ اسلام کے آنکھ اصول کو سرخاراً و مدد کر اور قرآن کی آیات کی خود ساخت تحریک کرنے لکھے دیا ہے اور زر قریب چھوٹ کی حد مات کوڑ کر کیا اور گران ما پاندروں کی طرف، فرازروں کے عویش قریب کراپوی ملٹیٹ کی بندوں کو تھکم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب ہے پہنچ مکری و مبڑی کو دوڑ کے میں پر قیصر مدد اوقات کی مددیت سے ایختے ہیں ایک اور کاراگل کو گھر منٹ کھکھے بندوں کے لفڑی تھب دے گئے ایسے میں حمل اسلام پر بچائے ہوئے گھر سے سکوت ڈالوں خوف سے کے ہوئے انسانی ضمیر کو محظوظ نہ اور دوسروں اور اندر بیٹھنے کے مجب سانیوں میں لیٹی ہوئی عامویت کو روزے اور حق پر تسویہ کی تمنا تھی اور امریکا یا عروض وغیری ایک انسان قاتل کے گھر سے ہلاکتے۔ مدینہ رسول کو دیکھا، بھر بیڑی کو دیکھا، کبھی اور سمجھ اسلام کی پر ٹھکنے پیدا کرنے کے لامگا کارہ بے قیمتی اور بہ دیباخ کے حجاج کرام بخیرت اپنے کے شرفاں سے فیضاب ہونے لکھے کا لامگا کارہ بے قیمتی فراس رسول مسلمانوں نے حق عمر سے سی تدبیل کر کے کاربلا کی راہیں جنگ اور کہیں کی مہمیت کو چھانے لکھے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کے علمی محن کی تھاتاں اور حق و صداقت کی رسم جدیدی کو تھکنے قرآن ایحاتات اور سنت رسول کی ایجاد کئے سکتی۔ جیلی ایحاتت کی جمات کھلکھل اسلام کے اقانی قائم جات کی مسواتیت کو ہمایا کر کے ٹھکنے کے لامگا کارہ کبھی ٹھکنے ایک اور یک جو بڑی تسویہ جو میں کو دوام ملکا کرنے کے لامگا کارہ بھر میں جگوئی آدمیت کی اڑاوی کوئی مغلوم اور مسٹھنچین کی حیاتت کئے اور قیامت لکھ آئے اسے نسلوں کو ایک ایک اور اپنی بیوی خاتم دینے لکھے کہ کہ بہ جنی بیالیں جھوٹ، حجتوں اور اخراج اپنے پرے کے کو فر کے ساقی حق پر تسویہ کے قابلے کھڑا ہے تو ایمان اور ارشاد پر غیر مزراں بھروسے کے ساقی اسے مقابیت پر ڈٹ پاٹا اور دیانتے۔ بیکھ لیا کہ روز یا شوہر جب خون تھوار پر نالب آئی اور کربلا کی تیزی زمین پر نافذ اور رسول نے اسلام کی جات کئے ایسی زندگیں کے پڑا جائیے گی کے کہ ایسی دو شی

معركہ حق و باطل

سرکار شہادت حضرت امام حسینؑ نے ریگوار کربلا میں اپنی اور اپنے احباب و اقارب کی قربانی پیش کر کے اسلام کے سر ببر و شاداب لگستان کو پیش مردہ ہونے سے بچایا۔ امام عالیہ تعالیٰ نے یہ پیدا پیدی کی بیعت سے صاف انکار کر کے رہتی دنیا تک یہ مثال قائم کی کہ حق بھی باطل کے سامنے سر تسلیم ختم نہیں کر سکتا۔ حق باطل کی طاقت سے بھی مر عوب نہیں ہو سکتا۔ حق باطل کی ظاہری شان و شوکت اور خاتمات بااث سے متأثر نہیں ہو سکتا۔ حق باطل کی تغییب و تلک ف کا مقابلہ کرنے کا خوصلہ و جرأت رکھتا ہے اور حق کو باطل کی چکا چوپن دروشنی بھی خیرہ نہیں کر سکتی۔

یہ یہ کافر علمکار کی جیشیت سے نہیں بلکہ علیفہ امت مسلمہ کی جیشیت سے حضرت امام حسینؑ کے مقابلے میں آیا۔ یہ یہ فوج کے بڑے بڑے سپاہ سالار، قاری قرآن اور ائمہ جماعت و جماعت بھی تھے۔ وہ امام حسینؑ کی انکار بیعت کو علیفہ وقت کے خلاف بغاوت سے تعبیر کرتے تھے۔ قتل حسینؑ کو فتح اسلام سمجھتے تھے۔ عمر سعد یہ کہ کراسلامی ہونے کا ذہنڈو را پیٹ رہا تھا کہ حسینؑ کو بدلی قتل کرو نماز کا وقت قریب ہو رہا ہے۔ ایسے ماحول میں حضرت امام حسینؑ نے حق و باطل کے درمیان خط فاصل کھینچا۔ باطل پر حق کا رنگ پڑھانے کی مدد موم چالوں کو ناکام کیا۔ باطل کے چہرے سے منافت کے پردے کو بھایا۔ حق کے آفتاب کو روشن کیا۔ باطل کی غلافت کو عریاں کیا۔ باطل کے حق نما منصوبوں کو بے نقاب کیا۔

عصر حاضر میں بھی ہزاروں عمر سعد بیسے سحر بیان اور سخن ران نام نہاد مور غین و محمد شین یہ پیدا کو بے عناء بلکہ علیفہ اسلام کے طور پر پیش کرنے کی مدد موم کو پیش کر رہے ہیں۔ یہ یہ کے حق میں کتابیں تحریر کر رہے ہیں۔ یہ یہ کواعظ اللہ علیہ کے سمجھائے رضیہ اللہ تعالیٰ عنہ قرار دے رہے ہیں اور آیت تکمیر و مقابلہ کے وارث، نواسہ رسول و جگر گوشہ بتوں حضرت امام حسینؑ کو باقی قرار دے رہے ہیں یہاں تک کہ واقعہ کر بلا کو جھٹلانے کیلئے اپنے تمام ترسائل بر و نے کار لارے ہیں۔

لیکن حضرت امام عالیہ تعالیٰ کی درختندہ و تابندہ شہادت کے سامنے باطل کے تمام تمصوبوں کی جیشیت ہی نہیں جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ باطل اپنے تمام کو ششوں و تھکنکوں کے باوجود و زبروز ذلیل سے ذلیل تر ہو رہا ہے جبکہ حق روشن سے روشن تر ہو رہا ہے۔ دنیا کے تمام اہمیات حق بلا لحاظ مذہب و ملت حضرت امام حسینؑ کو اپنا آئینہ تسلیم کر کے حریت آموز ہے جبکہ دنیا کے تمام باطل پرست قتوں پر یہ یہیت کا داغ نمایاں ہے۔

ڈاٹریکٹر و مدیر اعلیٰ



نحوی محرم شمارہ 1437ھ
نذر آزاد شد اے کربلا

جلد نمبر: 1
شمار نمبر: 13

تاریخ: 19 اکتوبر 2015ء تا 25 اکتوبر 2015ء

مدیر اعلیٰ: و سیم راجح
پرنسپر ہائلشر، اوزر: و سیم راجح

اسٹٹ ایڈیٹر: محمد افضل بٹ

آرائیں آئی نمبر

JKBIL/2015/63427

مقام اشاعت: ماں سماںہ بازار گاؤں کدل سرینگر

مقام طباعت: خدمت آفٹ، دی ہنڈ سرینگر

+91-9419001884
+91-8494001884

موباائل نمبرات: ای میل: editorwilayattimes@gmail.com

ویب سائٹ: www.wilayattimes.com

کربلا اور اصلاح معاشرہ

مہماں جا کر نے والے ہیں جن ہو خلار، بنا اپنے سی لوگ ہیں [۱۲] اسی تاریخ میں اس آئت کی کمی ممالک پر بارہ دھنے کو ملتی ہے۔ واقعہ کہ کہا کے بعد جب سراۓ شہباد کو فوایا گئے تو ان زیدائے کہہ کو قصہ میں ان کو فوایا گیا۔^{۳۱} اسی کا سبق اس کے نام و نور ان کو قویٰ کردہ اور ایسا نہیں پیدا ہے جن معاون اور اُنکے گروہوں کی نصرت کی اور..... صحن بن ملی کو کوارٹ کر کے لوگوں کو قتل ہیا۔^{۳۲}

مصلح بڑا:

سامیٰ عالیاً نالانداز اور خلافت سے محفوظ رہا کادا، عمل ایک بیانِ قیامتِ جو جل جائے
وگ مرغ اپنے سیندھِ حیات کو مععاشرے ہے۔ ”ایسی کہا“ سے تکلیف کر سامیٰ
بے اتنے ایسیں ایسیں کی اپنی لیتے ہیں کہ انہوں نے قدم ہبھی کے پار
سے خود کو تھان سے پکڑا یہ، میں اس کے پچھے اپنے صرف اپنے آپ کو
سمانِ کوئی دوستی سے بچتا ہیں بلکہ بیکاروں کو بھی کچھی سوت لے جانا فرش
میں تصور کرتے ہیں۔ وہ سماں کی ”ایسی کہا“ سے بہرہ، اسی کے مجاہے اس کا
معنے ہے لئے کہی کہوتے ہیں۔ اس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے میں بارج
کے ایک طبقاً اندھہ کا مہابا بے ماعت اپنی رہا۔ ایک شاعرِ غزل کے پڑھو
زندگی کے ایقانِ ایمان ایمان ہو تو میں گردے۔ خانی خات بادی
کوں پتھنے والے اس شہر کے کوئی سالیں بادی کو فخریٰ تو
خوبیت کی حکم عزمی ہے، خاطر کی بھی اور ضعف و بیماری کی دھونکی دھونک
اس سے بہادر گولہ معاشرے کی بھی اور ایک بیانات زارے سے مغلوق و مفوم
توکر میں اسی اندھے اپنے بھر خانی محل کی طرف مکر نہیں دھکا۔ ای قائم سے
کوچک بھوٹ لوکوں کی روش سی ”میمان وہ میماں“ دن گھنے ۱۴۸۳ کے
اعکسِ عالمِ اسلام کو ادا کرنا۔ میرزا محبیٰ خان کے کارکوں کا ایقان شاہزادہ

خوشی کے تہر بیلے گھونٹ دی ڈھنگی ڈھنگی ڈھنگی ڈھنگی ڈھنگی
دیاں ڈھنگیں دیاں ڈھنگیں دیاں ڈھنگیں دیاں ڈھنگیں دیاں ڈھنگیں

مان اپنے بیٹے ان انسانوں سے بھی غافل وہ ایسا ہو کر کہ فراہمی کر جائیا

کی اور دم سازی اس کے دعویٰ لئا جاتا ہے اب حیات فی بحیرت
سے ہی کچھوں اسماں ملائکہ ہے۔
رہبے اسی بیکاری میں کرجاں کوئی دہو
بمُگنی کوئی نہ دہو، برمُجباں کوئی دہو
پڑائے گریہد کوئی نہ دہو، دار
اور اگر جانے تو سور خال کی دہو

(نلب)

گرفتار ہو کیا بڑیت کے ایک بہت سے تجھیں دی جائے تو کامیابی کا ہے لیکن اس بہت سے کوئی دوستی نہیں۔ ایک بھی چیز اجتماعیت کا ہدایت ہے اور اس اتفاقی ذاتی اتفاقی کلش و فکر سے بھرا ہے۔ شیخ احمد بنی دوست کی سوت دین بیٹت کے اور اق مددات مدد و مدد، قرآنی اتفاقات کے موقان سے خداشاک کی مانند کاتاں کی دل سچ فہمائیں گوئے ہیں۔ بیوی وہ بھی کہ قدرت سے فطری طور ان اوراق کی شیخ احمد بنی القاسم کر سکتا ہے۔ اس نرمی ایش احمد بنی پر مسلمانیت کی حیات کا درود اور مدار ہے۔

پیشیدہ ہے کہ ناچار اسلام سے
بڑی طور پر کہا جائے کہ خداوند کی نعمتی میں
انسان کی معاشرتی بدبودھ و مکار، رکابے۔ باہم پیچے کا پیش مال بخواہ جو ماؤس افروہی
تھی تھی بدنی پر بھی تو چھپا جاتا ہے کہ انسان فخر چاہا گئی پسند سے اولاد تھی جیسا دیکھا
لے زندگی کو دادا سائے نا ممکن ہے۔ انسان معاشرے سے کیلیں لاکیں اس
سے بے اغور کرے۔ معاشرے سے کی اہمیت اخلاق اخلاق انسان کلکے دیکھی ہی
بے بیسے کیلیں کھلکھلے پانی کی اہمیت ہے۔ معاشرہ انسانی انتیکاں کے ساتھ کامل
بے۔

سالح سماج اور مصلح:-

کیسا سماج:-

من ایں لشکر کے گھن دزدے چند
بہر میں بقوایت ساخت ادا

بڑیستی انتہی۔
بلج انج اسٹریٹ ۲۹ کے مقابلے ہے کہ قاتل عظیم گیر کے بعد حقیقی کوڈو گھور کو
چھوڑ کر مسافروں نے مدھی گھور کام کا لابدی تجھے لے کر امام کا امام
مل اجتماعی درجہ برمودہ ہو گیا احادیث تذہب و تدبی کے پڑے کا تکلیف
”عاتیت چینی تجھی کے گرد ملے۔ سے کیا گیا لکھتے ہیں کوئی فتنہ فراہم کر
ایں اپنی ایسی ایکی بیان گاہ کرنے کے سفر ملکیں ہیں۔ یون
امام یزد خوارج چینا ہے ملکیت نے بابِ احمدت پر پہنچا گئے تھے۔
یاقوت سلطنت امامیت میزی کے ملکیت نے ملکی افغان نے بہت سے غیر مسلم
یا اقوال یہاں منی کے جنبدار لاؤ دیئے مگر وہ روسی بادی در اخفافہ افریقی
لار پر پہنچا۔ فرانس ہو گیا۔ یونانی کو شکل کرتے ہیں بلکہ ان
اقات پہنچے کردا ہے پاک مختلط ٹھانٹ فاتح گاہ کرنے۔ قران کیم اپنی
ہر زبان ہو گیا۔ یونانی پہنچے کردا گاہ کوئے کام کا خداوند تھا۔ اس پر شراب
اور محفل، قصیٰ حلقیٰ اگ پر عمل کا گاہ کری۔ تمیٰ معماں یہ عوامی
رہا۔ سماجی بے انسانیہ رہا۔ عادی پر جو کسی نہیں کہ جس میں کہ
رہا۔ سماجی بے انسانیہ رہا۔ عادی پر جو کسی نہیں کہ جس میں کہ

(فہل) یہ بگوئے ہوئے معاشروں سے کہا۔ کچی یہ بگلی ہے جن میں اصلاح کی کوئی اپنی دھرم ہے جو بھی کار مولائے محقیقان بالکل شوگر کری ہے کہ برسے ملک کے بھلپی بھر ہے۔ تھی کہ امداد کے مکمل بندوں کا پاکستانی اس طرز کے معاشروں والوں و ملکہ بھاٹا ہے۔ تھیر، حست کو تجھی مدد سے زیادہ مرغی سماں سے بھرت کرنے کا تکمیل معاشروں میں پھر دیں گے۔ میں کوئی مدد سے تجھی میں گردانا کریں گے اگر پہلے مجاہد اور گوش ختنی و قتی ہی تھی۔ مال مانشیت اسی اگر ان کی ہے۔ میں انسان و دیتی روایتی، بعد روایتی، الافت، بھلپی باد، پلکاوی و بست کے پابند ہے جانشیں۔ اس کے عکس تعجب فراخ گیری اہلناں کی

کشمیری مرثیہ

از: سید ماجد رضوی (ماگام)

سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بہ نکن مہم غیبی فرماتے ہیں:-

تعريف :-

کام کاروں کی کمزوری اور سرگرمی میں تسری سویں سال میں سے بہت کرنے والے
میر جو گئے۔ مل ادھار سرگرمی اور دنیوی تحریکوں میں لایا۔ حکومتے سے سفر کیا اپنے
ٹولی خوشی کو تھیماں سی کو اچھی سی تھیں۔ مخصوص طبقہ تحریکوں میں ایڈیشنری سفر
پاکستانی اور بھارتی کے درمیان تھے۔ چلاتی تھی اور اگر کسی سفر پر کامیابی میں باش
ہر عالیتیں مجتبی کیوں ایجاد کیں۔ میں مولا کے دھنی، رسنے اور وسیع میں
کیا تھا۔ میں بھیج رکھتے ہیں۔ مرید دین تک پہنچنے والے بعد ہے کہ میں ہوں گے۔

G. J. BURTON

بسلس صفحہ 5 سے آگے

ع. اداری: قرآن و اہلسنت کتب کی روشنی میں

مداداپنی ۲۰۱۳/۱۱/۰۷ تاریخ: ۰۷:۴۵:۰۰

جہریں کو قبضے مل دیتے ہیں لیکن اسیں دو ہم سفر رہیں تھیں جو ان کے لئے

کے شہر میں اپنے بھائی کا نام لے لیا۔ اس کا نام اپنے بھائی کا نام تھا۔

بیوں پر اپنے بھائیوں کی تجھے ملے تو پہلے دن سے علیاً پر اپنے بھائیوں کا

سیدنا ابو حیان ہم سر (توفیق بن عاصم) نے فرمائیں نے جس کا (امد) جس (امداد) کی شہادت

بے کوئی مدد نہیں ہے۔ اسی پر ڈالنے والے اپنے دل میں پڑھے۔

۱۰۵ جلد اول

حیاتیں (۲)

مرکزاً تھا دے پے آدمیت کیلئے!

از آغا سید حسن الموسوی الصفوی

حسن بن علیؑ سے لوگوں کی محنت، بقائے اسلام کی ناسانی ہے (مرکب امتحان)۔ مادہ حرم کامیاب دینا بھر کے مظموں اور مستحقین کو واک پیٹ فلام پر مجھ ہو کر اسلام دشمن عاصر حل من مدارز کی دعوت دیتا ہے۔ اگر دنیا بھر کے مظموں غیر عوام حسینت کو پاسی یہ اسوہ عمل قرار دے کر ایک ہی پرچم علی جمع ہو جائیں تو وہ دن دور نہیں کریجیدی کردار کے مامل عالم انجبار، واستہلا و استھان نیست و باہود ہو جائے گا اور ان کی نیند سر جرم ہو جائیں گی۔ اس وقت دنیا بھر کے مسلم ممالک میں افزاری اور انشار، اپنی اخلاق و اختلاف، قتل و قلات کا بازار گرم ہے اور صرف مسلمان نی تنانے پر لگے ہوئے ہیں اور اس کی اصلی وجہ اسلام کی تعلیمات سے دوری ہے۔ ائمہ حسینت کو اپنا مال اور اسوہ قرار دے تاکہ ایک ہی پیٹ فلام پر مجھ ہو کر دشمن کا باہترین انداز میں دفعہ کر سکیں۔

صدر جمیون شریعتی شیعیان

محقق نے امامی کی سرہندی کیلئے دو نبوت درسات کے پیغام کو قلب و جگریں پیسات اور صحیح حکم کرنے کیلئے اپنی سماحت سے بال کے اوپر میں لڑوں میں لڑو اور نبوت کے پروافن میں بھی بھیڑ کے لئے دب کر رہے ہیں۔

سردار ندو و دست نبو و حلقہ کی بیانیں احمد مسیت میں کراکے میدان میں سبڑا و احتمال کے ساتھ جویں قیامت تک کوئی جانی نہیں ملے گی۔

خواست آن سرہند حرم (ام) پذیر حساب قیادہ اندر قدم بیرونی کریا بلی و درفت تالار دین اپنے کریا بلی و درفت تالیق قیام تھبہ کرد موچن خوان لو چمن اپنے اکباد کرد

بھرپر رنگا ک خون لعلیہ دامت پیشی الا گردیوہ است

بوقل جنسی ایضاً حسین۔ اور دسرت آپو دلے ملے مل کر بیان دصادت اور

شہزاد و قربانی ایکی درجے ہے کہ جمال مظوم کو حکم سامے دوڑتی دست کو

بال کے خلاف قیام کی تحریک اور اسکی تقویم و ترتیب ماسل حوتی ہے۔

حضرت امام حسین ہم پاں میں بال ملک و قوقل کے خلاف ایک ایں اور ناقابل

تجھے نہ ہے۔ بر جنس کی بال ملک قوت کو منہ ناقابل تکمیر عزم و احتمال عطا

کر جائے۔

ضور میں اپنے نسبتی نبوت کو پانچ پاک و پاکیہ نہیں اور

بہت بھت و محروم میں اپنے نبوت کو دلیل فرمان کے طلاق میلے کے پیسے کوہاں

میں مقصود مصہور پاک دیا گیوہ مقصوس نوں قسیس جس طرح یاہم

شہزاد نوش کر گئیے دلوڑ و دلوڑ و احتمال کی یک سلسلہ کو کوئی ہے۔

حضرت اکمل علیہ السلام کو جسے دلوڑ و احتمال نے آپ میلش کے اس پردازے

بے کوئی کیا جسے بعد اور کوئی آپ میلش میں جس پر حضرت اکمل علیہ

طاقتیں قیام تھے دلیل ایک ماتصریک اسے میرے دلوڑ کا آپ کو

فرمان ایسی بھالی سے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ احتمال و آپ میلش میں پہلیاں

ہوئے اسی شہزادتی ایجاد ایک حضرت امام حسین کی شہزادت بھری ہے۔

ایمام کے اس اور میلش ایکباد دہابت اس پہلی و بیکل مقصود

پیغامِ محرم



از مولانا مفتی محمد شیر الدین احمد مفتی اعلم جوں و شیرپور و میرین
سلم پر اس لا بورڈ و میرین مجلس اتحاد میں
بسم اللہ العلیٰ الذات و الصفات الرحمن
الرحمہم

برادر ایام حسین تائیز ایکباد

آن جنکی مرموم طہر کے مقدس و میوند میں سے تھے تھے میں بھیں یہ

الشہزاد ایام حسین تائیز ایکباد۔ فوٹو: جوہل میٹے دلیل و ملکی شہزادت کی میں

بڑی بھت و محروم میں اپنے نبوت کو دلیل فرمان کے طلاق میلے کے پیسے کوہاں

میں مقصود مصہور پاک دیا گیوہ مقصوس نوں قسیس جس طرح یاہم

شہزاد نوش کر گئیے دلوڑ و دلوڑ و احتمال کی یک سلسلہ کو کوئی ہے۔

حضرت اکمل علیہ السلام کو جسے دلوڑ و احتمال نے آپ میلش کے اس پردازے

بے کوئی کیا جسے بعد اور کوئی آپ میلش میں جس پر حضرت اکمل علیہ

طاقتیں قیام تھے دلیل ایک ماتصریک اسے میرے دلوڑ کا آپ کو

فرمان ایسی بھالی سے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ احتمال و آپ میلش میں پہلیاں

ہوئے اسی شہزادتی ایجاد ایک حضرت امام حسین کی شہزادت بھری ہے۔

ایمام کے اس اور میلش ایکباد دہابت اس پہلی و بیکل مقصود

بے دل بھر جاں کرو یہ قیمتی اختر و دل کھاتا ہے۔

کرو یہ قیمتیں اس بات کے تھے اسماش کا فرا

کہ کون سے جو ایضاً کاظمی کرے۔ کون سے جو فر

یقینتیں در اُنماں کی کے میں اسی ایک لذی ہی کی نہیں

تھیں تھیں۔ جسے اپنے تھیں کہ اسے اپنے ایک ایسی کیسی

چاند چوڑا جاؤں ہاں اسے پڑھا جائے۔ ملاں تھیں کیوں

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

پڑھو اسے زخمی ہو جائے۔ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ کارہ

معرکہ بقاء جمہوریت فل محرم احرام



۱۷

فل محِّرم احرام

کی خودوں کو میاں میں دفن کیا تھا۔ اسی نے تجھی کیا ہے کوئی فون کے دل
کیسی اور ہوتے ہیں اور خواریں ٹینیں اور اوقات و محل کے اس انتہائی ایک
جنائے کاملہ میادان کر کیا تھا۔ طالبی کیا تھا۔ جیسے دلے گئے اور مقابله میں جی پھی
لکڑوں کی سمجھتی تھی کے مقابل تھا۔ مذہا کروں اور مذہا کروں پر بارہ بیان
بیان صفت دے جائیں اولی گردن کوئن سے پہا کرنے کا تھا۔ مذہا کیا کاتا ہے
سفارات کیاں تھیں جو خلائق ہوتی۔ رہا کیا حضرت امام حسین نے اپنی لوئٹے کو
کہا۔ معاشر کہ اس نے عایا ان سالات کے پھر حسین دیکھ لیا تو کہتے وہ اپنی کو
مدد اور حمایت ایں اب تو بکر۔ حضرت محمد بن عین اور حضرت محمد بن زید سے
دن کر کیں جو عمل سے اپنے یا اپنی عطا مام کی، اور اسی کی کوشش کی جما کر اخیر
تھے کیا جس کی طبع ہوئی تھیں۔ ان کو حضرت حسین بھی نہیں بلکہ انہوں نے اسی دن کی
پر قع کو غاؤشوں کو عناصر کا جلدی کیے جو مدد اور گروں کی مدد بالیوں کو اباۓ
میں کوئی نکل دیتا ہے۔ اچھاں کا اچھی، سختی و نہاداں رسانات کے اخراج کے سر
تن سے بدہ اونتے تھے لیکن مجھے نہیں
اجرامی سوال پہنچا ہوا انتہا سب نے ایم میڈیا سے مددرت کا خاتمہ ہوا کے

پنا کر کوئی خوشی، سکے بنا کا، خون طبلیہ میں
نہ راست تکہ عالمان پا کی طبیت لا
ایک ایگی، مر کی بندی دل کی (پنا کر کوئی خوشی، سکے بنا کا، خون طبلیہ میں عالمان
ہوئے) (پنا کا خون طبلیہ میں) پا کی تھیں خوشی نہست اسے باشنا پر دنا
کی راست ہو (درد راست کہ عالمان پا کی طبیت) (۱)
امام حسین نے پیاس بھانے تکھے فرات کے سامن پر پچھے کی اتری
کوٹھٹی کی لکن تیر سی پارکی جو ظلم سفر کے بہب وہیں یعنی کی فرت اولے۔
مصمم گیا خفر کو گورمیں لایا تو کوئی قریضان میں کافر زندگی
اکبر اور شجاع پیٹے پیام شہزادوں کو شکی تھے۔ جہانی قوانینِ رہاں ہوئے
کے سب امام حسین در پیر کے رہے غاذان، راتی کی معہد زادوں میں سے
ایک نے پانی میلیساں ہو جان کوڑ کری، ہے تھے کہ ایک جسم سے من ٹھی
ہوا تو خون سے پورا ایک آئی سر کے کتے جب خضرت امام حسین
میدان کر کرداں واہیں کوئی قسمیں سکوت جواب دے پہنچی تھی، پھر جبی خوار
حصینی کاٹ کے رہے اس کی سائیت آئے کہ مرے بہادر امام حسین دُر
پڑے سے تک بھی دن کوئی نہیں یا کہ ان کا تھدید مسائل ہو چکے اور امام بیان
مقامِ بدرست کے ادائے سن بھائے ہیں۔ اپنی عالیہ ماکابر کرتے ہوئے
گرون کوئی سے دے کیا جیسا کہ آؤں سے اس کے عوامِ افغان ماسل کیا
جا سے بے خراز ایک:
عقلِ حسینِ اصل میں رُگ پڑے

حضرت امام حنفی و حضرت امام حنبل کو پیدا سے آنحضرت میراث دینی کے تھے۔
امام ابوزادہ خان اور رفیق اپنے مکالمہ میں اسی مکالمہ کے تھے۔
وہ کوہمود کرتے ہوئے دریے فرات کے مغربی ساحل پر مقام کر کیا تھے
اور درود کرنے کو کوہمود کا لارق نہیں آیا۔ کامن سمجھاتے کے لئے
جیسی مدد و معاونت کی جائیں اور بے خبر ایسا رکھے کہ مجید اللہ بن زید نے کوہمود

غُمْ نبی مکا پھر سے تازہ ہو گیا

ہائے رے میرا دل جلا یہ دل جلا
اہن حیدر سن کے تیری دستان
دل پر میرے شمر کا تیخچر چلا
ہیں کئے عباس کے باز و ادھر
تھے کتا از صفر کا بھی نازک گا
کام کی تیری رومنی اے فرات
اک قطرہ بھی نہ اصر کو ملا
پھر سے آمد ہے محرم کی سعیر
غم نبی ﷺ کا پھر سے تازہ ہو گیا

مولانا ڈاکٹر بیر سمیر صدیقی

(سلام)

سحراء
کا دل بھی شرمnde
فرات
بھی پانی پانی ہے
میاس
عبد کہانی ہے
لحم
لحم ب
انہ
انہ کیا ایمان
شوقي
شہادت کا مران
حق
حق کے سر پر رکھا تاج
ذکر
حبل ان اب کو پر کو
الله
الله ہیں اللہ ہو

زايد مختار

میر شریعتی نقائی مجید بیتی کی نظر سب سے مرد و مادر شہری کو دیکھاے رہا تھا
کہ اسی دن آزادی میں ایک خیلی قبولی کا احساس مرد اسی زمانے کی
لکھوڑ میں با بلکہ ہر در میں آزادی کے متوازے رزم لگا تو جہاں میں با جھن
بے ہوش گود پڑے میں از شہلوات حضرت میر امام حسنؑ نے
اس حکم پر اپنے کے بہوں جو کہ مدد خلافت پر اور فتنہ دروزی کی کوشش میں کو
تھے اسی ایڈت ایم معلاوی کے نامہ میں دعہ کر کیا اور دعویٰ اکی دلایات
کی وجہ سے اسی طبقے گان کے تحت غالباً اسلامیہ کا احتجاج ایڈت ایم
کی ادائیگی میں انجام پذیر ہوئی۔ مگر اسی مطابقاً ہاتھے کے حضرت امام
کس صوفیوں کے مددوں والانہ انسان پر ادا خواہ کیجئے تھے جو ہونے کا تھا ہے
کہ مرنے کی سب ای این و روی اتفاق رہی۔ بنے کے سب عراق و ظام میں
ایمان و انتقام کا ہوئے میدا قائم تھیں جو اخراج کی چالہ مدرس میں اس دور کے
مسماٹوں میں، رجھتے کوہمنا تھا اور یہ میتھی کے کوہوں دیتے، وہ شہنشاہی کا میں ایم
معلاوی اور دوسروں مسلمانوں نے ایمان و روی سلطنت سے دور کی جس سب ورنہ
سمائل کے سامنے کیا جائیں اب سلامانی کی حکومت قائم ہوئی تھی جو بجدی تھی
قبل اسلام میں جاہل کے طور پر میں موجودی پر ہاتھ کا ساری نیشنیں ملتیں۔
امام حسنؑ کا ایک سازش کی حق نہ دے کر کذا ک کیا کیا
اور ایم معلاوی نے خلافت کو موروثی بنانے کی تدبیلیں شروع کی۔ ایم معلاوی کے
لئے شام کی تایید حاصل کرنا کوئی مدد نہیں تھا جائز تھا کی میں فخرت سے وہ
وافق تھی جس تھے اس کی مکمل طرفت کوئی طریقہ تھا کہ میر تھی اپنی خوب
تباہ تھا۔ میر مکمل اپنی احساس کے انتشار میں تھا اور اس دو ایم معلاوی کے طرف سے تھے
یہی سماں اگر اپنی تھی تو مدد نہیں تھا کہ کوئی افرادی باب سے یہ تھی
تھی جو مساپ اقتدار دے جاتے ہے جو ہے تھی مملکت اسلامیہ میں قد کی ایک ہوں سے
دلچسپ ہاتے تھے۔ ان میں شہزاد، رہسات کے افراد، حکماء و علماء کام بسی
شاصل تھے۔ ایم معلاوی نے ان میں مردوف ترین امام حسنؑ حضرت

پوری انسانیت سانحہ کربلا پر سوگوار



آل پاریس سکھ کارڈی نیشن کیجی کے
چیرین بن چکو ہن سکھ ریندے نے حرم
امراوم کے خواہے سے اپنے نیخانم
میں کہا ہے کہ داعو کر بلا پوری
انسانیت کے لئے ایک عظم سماجی
ہے کہ اس دن کربلا میں نواس
رسول ﷺ کی شہادت کا سماجی نیشن
آیا حضرت امام حسین نے اپنی شعاعت و بہادری کے ساتھ حق و
باطل کے امعز کر میں اپنی اور اپنے بنائاروں کی شہادت سے
ایک تجھی خارجی رقم کرامی ہے قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔ پوری
انسانیت اس سماجے پر سو گوارا ہے۔

عین حسن ادا و اقی امام حسن سے مجت بے تو پھر ان کے خون کے ہر
قریبی کو ادا شکن کرے
عقل حسن اصل مسٹر مگ نیز ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے بر کرنا کے بعد

(جہر) پوچھ لیجے (اس) کے عمل کے، وہ ملیں اکھب گزندہ، کشی۔ ان کی عالمی قربانی سے جن پتیں ان کے قمر کوٹب در جاہد، میں لاراپےے اس کو مسلک طور پر ان کے مدد میں اس کا دلت کریں۔ اس کا دنیا کے ایسا بہت انسان کو ملیں کردیاں کردیاں۔

وہ ایسی نہ دیں۔ ان کے خواہ ایسی نہ دیں۔ مسلمان یعنی زندگی!
دینے والوں کو رہا بڑا زیادہ بخوبی! خداوندی
جو رہا تو تم کیا کہتے تھے؟ زندگی کے کریبا
کئے اُخْرَوِی۔ اپنے بازوؤں میں وقت پیدا کرنا اُخْرَوِی
اپنے بیووں میں قرآن کریم اُخْرَوِی۔ اپنے دلوں میں عبادت حیث
ن علی الحرام کام کارم اُخْرَوِی۔ حضرت شیری کا بادا و جلال اُخْرَوِی اور
اس کے اعلیٰ کافیہ پر اُخْرَوِی
اُخْرَوِی اور پاہل پر درست دنیا کو ایک بار پھر شہامت ملی۔ دکھلا
جس کی وجہ سے اور کیسے کہیں کہ دنیا کوئی نہیں خود پیدا
اُخْرَوِی! لفظیں کے مغلوبوں۔ شکریہ ماقی شام،
جن بھروسے، بھائیوں، رہنماؤں پا کر کتن کے باروں کئے کہیں کی خود پیدا
تھے! نہ اُنکے بڑے حدور امام حبیبین کی صدائے انتقام۔ سُلْطَانِ بَرْ

حرام کروا
اے ماحاج آئشی موزاں بڑھے پل
اے بیگ دنال شہباز بڑھے پل
اے تھان حسروں موقاں بڑھے پل
اے ماحاج ہستی دنال بڑھے پل
خوار شیر صدر کے بینے میں جو نک دو
میں جو نک دو یہ کوڈ رنیں جو نک دو
ان تعالیٰ میں امداد میکی پڑھتے ہی قدمی مطہر ماءِ ائمہ۔
(جیہے من قمر، پیدا مدت امامی)

شہادت حسینؑ کا مقصد و پیغام

حضرت امام حسین علیہ السلام کے دامن کو تحام ہیں۔
بہشت نبوی کے کہاں؟

ان الحسين مصباح الهدى سفينة
النجاة



از: شمار حمین را تحریر

کرنی، بیگل، ہشیں، شہزاد، خیمینی
آزادی، حیات کا یہ سر مردی اصول
پڑھ مائے کہ کس مرتبہ اپنے کی فوکر
لیکن تو فاقضوں کی الامداد کم قبول

10 عمر امام 61 حد کوہ میں کربلا میں جو مسلمان دعیٰ قاتل شہادت کر دیا تھا امام اور اسکے بڑھ (72) جاہل سائیں کیا کیا۔ فرض متصدراً نصیب احمد ہے۔
حضرت امام گیلان اور اسکے مبارکہ سماجی تحریک میں احمد اور کربلا کے محترمین میں شہید ہوئے ان کی تحریک بڑھنے والیں پر حکومت
کے مددگار ہے اسی طبقے میں احمد کے لئے ان کے سامنے میرزا علی میرزا ویرزش
کے ایڈنس قیصری میں ایڈنس میرزا ویرزش دنیا سے اسلام پر، جہانی نیشن کے
ایک جزوی دوش کرنے والے اور قیامت بیک سماں افسوس کو ختم فرمائے
جیسے بھی کسی دین و اسلام کے دامن میں اسی طبقے میں افسوس کو ختم فرمائے
کیا جائے۔ کوئی مسلمان کی مصالحت کو میں جیسے بھی کسی دین و اسلام کے
بندال سے قدم رکھتا ہے تو وہ اسے کربلا کا سماں ایڈنس اور جیسے
کے بولیں دو مسلمان پر موکب میت پالیں پہلے تھی سلا کر کریں اسی طبقے
کے افسوس قدم بول کر جھات ماسک میں اسی اور جیسے بھی کسی
اور حکومت ایڈنس کے خلاف بخاتون ہو جائے تو فوج اور رسول ملکی
روشنی کی ہوئے چڑاں سے راستہ کا شکار کریں اور جیسے بھی کسی
پڑھ غصت پر دیوبنت لا دراج ہو جائے تو اسے کوئی مخفی تھیں رفر کرے
کیمی کوئی حکومت محقق کرے اذنیں حقوق کو پالیں کرے

1985-1986 EDITION

卷之二

معارف حق و باطل



از: مولوی غلام علی گلزار

یا ملک امداد و احتیاط سے ملکی طرف مجاہد کو حدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ امام حسین مکہ سے ملک کر رعنی اللہ کو محظیت الارام قیامتی للناس (امداد و حمد) کا پیغم بر نانے کے لئے کتابی طرف مبارے ہے۔ بچنگ میں تو بخوبی پہنچ تھا جسے حضرت نبی مسیح تھی کے اعلان کو قرآن کی طائفی قریۃ تھا۔ امام امیر کے حکم تھی چاہتی تھی۔ آپ نے اعلان کی تھا جو اعلان اور عربین ماس پر بیانی

عقل حسین اصل میں مر گئی ہے
اعلام زندہ ہو جاتے ہر کتاب کے بعد
(مع وفایہ اکاشر)

موئی خلیلی کرفت سے معاشرات کے لئے اپنی اور بیانات کے اتفاق کو مہلات سے
الگ افسوس کرنے کے پر چکنچڑا عقیقہ و ہیر کے پھیلاؤ کو حوالہ بنانے ہائے جانے
کے لئے یعنی کسی بھائیوں سے رنیجیت و غیرہ تواریخ انقلابی رفتار کے احساس ہے
کہ قرآن مجید کو اپنے کے بانے کے ملت اسلامی کے اسلامات محمد مراد،
باقی تھے۔ حکل سے امام مسیح کو بھی پہلا کرنے کے لئے ہم نوں صدر
بھروسے ہیں۔ سے ۱۸۲۴ء تک یہی نامذکور کے امور تھے۔ ان مذکورین میں اصحاب و
معاذین بھی تھے۔ کیونکہ جو جو جملہ سے پہلے آزاد کرنے کے لائق کہا ہے
کہ امام مسیح کے قیادوں اور چیزیں جانیں میں تو فرمیں یعنی شہید ہوئے

نہ سکل کے اور یا معمودت اور تیلکر کا موصل پڑھ کر
وقت دو بڑت کے تجھے میں یادت فیضانیں سکل و لکھریں جو چنانچہ خلاص
ہوئے کو تو شادر و خارج امام حسن مر رکھتے ان کے اور دوسرے ایسی
کام سے مسلط ہائے پیغمبر میں یہی اگر کوئی فایضا امام کو عالم خاک اکار اپنی
سمیعی میں سوت میں قتل کر دیا جائے لائیں ان کے مانستے نہ کوئیدہ
کرنے کا معمول نہ ہو امام حسن اور یا معمودت اور احتمام حجت کے نامہ میں قیمت
یہی احوال کوئے کیا۔

انسانیت سے کس قدر دور ہو گیا ہے۔ انسانیت کے اس طرح کرتے ہیں کچھ اپنی تکنیکی و اقتداریں کہ پانی مگر انہیں کو اس قدر فنا کے تحد تجسس گونگل نے کس بند ہونے والا ہے اپنی تکنیکیں نالی کر کے دھم کے گھوڑوں کو ریا ب کرتے ہیں اور جیسے انسانیت کا گلہ قدماً رنجیلا ہے۔

انسانیت کے پڑھو، باغ کو تواریخ، اس طرح گھوٹنے ہیں کہ پاپی کی فراوانی کے پلاج و جگہ کرنے کے لئے باغ کو تواریخ کرنا۔

فیضبر نے اتوں سے لکھ کر اپنی تحریکیں بخوبی اپنی براہ راست
استعداد کے تحت انسان کو انسان بنانے میں کوئی قدر
فرمودا شد تھیں۔ میں لیکن تین چھتھوں کا انسانی بنام تمام
ان انسوں کو تو نہ کرنا نیک ہے۔ میں ہوا جو انسان
فیضبر وہ کے خون کے سلطان ہاں انسانیت فوٹش کر
گئے انہوں نے عام انسانیت کیلئے گرلاں بہار دمات
انہار دیکھ کر تاریخ انسانیت میں اپنے عام سہرے سے الفاظ
سے رقم کے اوپر جیونے سر کیلئے ان کے ضرر سے
بالم انسانیت اس طرح مضر و بُری کیجیے کہ بھائی بھی اور
انہاں بے او ایسے انسوں کے یہاں کارہاوس سے تاریخ
انسانیت کا حاضر شرمسار ہے گی۔
بہر حال عام انسانیت کیلئے کوئی سے باخڑہ
قدار سے باری ہے تو وہ انسان تھیں لکھ کر کوئی منصب ہے۔

عصر حاضر میں ایک بارہ پھر طائفی تباہی اپنی فوجی بیانی اور اقتداری قوتیں رونے والا کارناٹکا نے کے باعث کو برداشت کرنے سے سرگرم عمل میں امریکی اور برطانوی یا اسرائیلی بارجت اسٹائیٹ کا بے چالا خون کیا جا رہا ہے۔ عالم انسانیت کا لہو بیانی ہے ان ممالک کے تفاوت میں ایک بارہ پھر دیکھو جسکن میں بھی کارناٹکا نے لیدر اور سینئی ٹحریک کی بیانی ٹحریک کی ضرورت سے تجاک اسٹائیٹ میں کام کرو گئے ہے جسے کچھ اور انسان تھیج مفہوم میں انسان کو کہا جائے کا گھنی جو ہے۔

از: محمد قلی بٹ
انسان کا مشتخت ہے، اس کے لفڑی معمی
بپڑا اور تمددی کے ہیں، اگر ایک انسان ان
قدار سے ماری تھے تو وہ انسان ٹھیک انسان نہ
ہے اور یہی انسانی اقدار انسان کی خان اور
بے۔ انسان کو اکثر اخلاقیات کا باعث پہنچاتے
ہے۔ اقدار کا کلپنی کر دار ہے۔ یہ درس انسان کو فرم
سے کہی اُنکل پناہی ہیں۔ ان اقدار سے بالآخر انسان
کی پہنچ پر ہی الاش کے مانند ہے جو خودست جم
سے بد ترے بلکہ انسانیت کیکے ایسے انوں کا درجہ
خرس میں ہے۔

انکار بیعت حسینی تحریک کی حقیقی روح

پاٹل پر درود کرواد و عمل مد سے چھوڑ کر جیسا تھا جو گئے تھے عمل طور پر غافل اسلام کیلئے ایک ادا کوڑہ کراماں بخات کچل جیکے چیر کی جئی۔ غافل اسلام کے منصب پر مسلماً ہو گئے کچلے ہم قان کیم اور رسول اسلام کا تحریک آتے تھے اور یہی ناقص شخصیتی و مردی اور ناقلوں بنت حضرت امام ابیرا (س) کے آشوش ترتیب میں بہ دن بڑھنے گواہان اللہ جنت کے سردار امام حسن سے مطالبہ ہوت کے اپنے زامن میں کون کرواد و عمل ملے گئے جو اسلام کا حجامتی خلاص سے ڈر جائے کہ امراء بیت کے جواب میں فرمایا کہ کریمہ بنت حفیظ مسلمانوں کا عذیز قرار پاۓ تو اسلام کا نادی مالکیتے تھے، نادی کی سرمیں خود کو خومیں کی طرح جیکے جاے لئیں کرو دا جملہ ذات کی زندگی بھر عدت کی

مودت گور اور قرآن و نور
ایسی سورہ حجہ میں ظاہر ہے کہ اگر حسینؑ سے مطابق ہوتے جنی
فیض میں کیا ہماچار بھر مجی امام اوقات میں نیت ہے جیسی کی خدمت ٹکھان ایک
عزم حرم کیلئے بڑھ کرنا حسینؑ بن تھی فریضہ دیداری تھی۔ اسی دوسرے
درداری کی وجہ سے امام حسینؑ نے مددیت مورخے، سے بھرت تھی اور ملک مکون تحریریں لے
چکے تھے اسی وجہ سے امام حسینؑ کے درود اسلام کے اعلاء و اکابر اسے آئے ہوئے
چنانچہ جا کر فریضہ تھی کہ درود اسلام کے اعلاء و اکابر اسے درود جیسی کی مصائب اور خطرات کے
چنانچہ حکومت اور مسلمانین پر نوٹ پڑے درود جیسی کی مصائب اور خطرات کے
حوالے اسلامی یورادی کا آلام اسلام اور مسلمین کے کمر کوستے ہی کیا جائے۔ لیکن
جیسی کی وجہ سے امام حسینؑ نے اس نکتے سے آگہ ہوئے تو ابھیوں نے امام حسینؑ
کو میں میں میں شہید کرنے کی تمام تیاریاں مکمل کیں۔ امام حسینؑ کو اس
حصہ کا ملک اپنے اپنے فریضہ کو خود بدل کر امامت جلت کی اور حرمت
کا بھپہ کوئی اتنی آئندہ نہیں دی اپنے اپنے عناصر حضرت محمد ﷺ کے مشن
رسالت کے خلاف دیتا۔ کی انداز فرقہ ضراوری رکھ لیں اسی وجہ سے اس کے
حقیقی نامہ میں اور مسلم اسلامی کے امام بھن جس کی بھی تمہرے کمالات میں لوگوں
کی بیویت کے حکم نہیں ہوتے۔ میں وہرے کے کہب ماشہ، حضرت امام حسینؑ
میں اسلام اپنے اصحاب باقی کو حکم کروانے سے کتاب ہوتے تھے یہ اور
اس کی فکر صرف میرے خون کے پڑھے ہے۔ میں تم لوگوں کی گرد وطن سے
لپیتی بیویت کو اخراج ہاں ہوں۔ جلوہ اسی طبقاً جان بھکار اور یہ جو راغب بھکار ہوں جاکر
تمہیں کوئی حی خوشی نہ ہو۔ امامؑ نے تباہ غم جھکایا اور خوشی دی دی کے بعد پھر
چڑھا روانی کیا تو اپنے اصحاب میں سے ہر فرد کو حضرت نبی پر کمر بڑے
پیالا۔ حرام کے کربلا میں اپنے بھرے گھر کو ادا دیں قربان کیلیا خانہ دوستی و محبت کی
ہے، بہریش کی تحریر اور اسراری کو اگارا کی۔ اپنے عرض و اقارب اور لذت ہائے جو
کو خوشی بیتی میں ایسا یار گوتے ہوئے شہید ہوتے ہوئے دیکھا کر کو
اپنے ششندی کی افسر کو بھی گوئیں حرمات کے رنگ اور جنمے شہید
ہو جانا ہوں فرمایا لیکن ایک فاقہ اور قلم عکران کی بیویت نہیں تھی۔ مو جو دو دوسرے
میں اسلام اور مسلمین کو حاصل فخر اور مصائب کی ایک بندی ویڈی ہے کہ
مسلمان اپنے ما تمدین کا اگباب میں قرآن و مت اور اہمیت کو مغلل
رہا جانے کے سمجھے آئیں۔ کہ کے ایزو اور جمات ہوئی تھی صورتی پاٹر
شوریہ بیویت کرتے ہیں پہلیں اسلام اور اہمیت کے مظاہرات کے بھکے وہی
اعراض و مقاصد اور مظاہرات کی فکر واس نہ ہو جاتی ہے۔

مولویں کے بعد امام حسین بن علی محب خداوند پر فائز ہوئے اور ٹھامنے امام حسن کو خاتم النبی مسلمیت سے بے دخل کرنے کے لئے منصوبہ شروع کی اور فتوحہ پر اقبالہ ہوئے۔ اسی حجاج اول اہل عراق کے حوصلہ تک پہنچنے امام حسن بن علی کو خاتم النبی کو اتممہ لے کر اقبالہ کیلئے روانہ کیا۔ مورثین نے امام حسن کو اذکار و احادیث کی سے جو احمد بن حنبل کی تحریق کی تھیں کو حجت کی اساس پر

اور موت کا بے فائدہ دین حق کی زندگی اور موت کا بے فائدہ
اک طرف اسلامیت اک طرف اکابر ہے
اسلامی تفہیم یوں ہے جو اسلامی کمیں اک عالم پاصل محنت مولیٰ اور
اپنے دینی و دینی معاملات کے حوالے سے لپا کام و فوج کا نام
الامامت و خاتمت کا مہم ہے۔ مسلمانوں کے حق و دینی معاملات
سفقات اور اس کردار و عمل کا عالم ہوا جائیا چاہے قرآن و حدیث
لئنہ دینی کی تھی ہے۔ بلکہ حکاب و حضرت سے تھک کی تھیں
رسول اکرم ﷺ نے اپنے ملت اسلامیہ کی امامت و قیادت کا سلسلہ
مل کر کے کردوایا ہے اور مسلمانوں پر ایسا حکم کیا کہ یوں ہے
ہر گزیہ و مہیا ہیں۔ یوں کو ہبہلوہ ہوا کام و امام اک احکام
کیسا تھا کوئی ملکات نہیں۔ کہاں لکھن و موالی کی کہ بعد نہیں
ٹھوپا جاؤ کے لئے یوں ہے کہی تھا میں کی تحریری کا مامن
دیستے میں کوئی کسر بیلی د اخبار کی گئی۔ مذاق گوارا ہے کہ اک
سے کوئی بھی فرد نے مسلمانوں کے ایسے بیلی یوں ہے کہ جھوپیں
اپنے بے پناہ گھلات و کرمات کا ملک اک مسلمانوں کو کوئی یوں ہے
کی گوشش کی۔ انہر گزیہ و مہیا کا کردار و عمل و مر
اور دنیا کے حکومت و قوی کے گران قدر خدمات بذات طور
محج ہے کہ مسلمان اپنی بیجان کران ہے تھک کر کیں
کھل اور ان کی ملکات و صرف کر کیں۔ حضرت عثمان غنی
بعد خود مسلمانوں نے حضرت علیؓ کی مدامت میں اک اپنی
بر اسلام ہونے کی تحریری۔ مسلمانوں کی بد دہ دہ مدت و سماحت
علیؓ عوافت اسلامیہ کی بجا گئی ورنہ سمجھا ہے کہ آئندہ ہونے والے
شری و مدد اور ایسی عنان سے۔ میر احمدی تھکی خلافت کو کوئی
انس خدا۔ علیؓ اسلام و مذہب و مامت کے اس عظیم منصب
اخوازے امامت کی تھی۔ ایک صحیح و مذہبی منصب حکومت کو
ساقیوں امامت کی تھی۔ اور کاروبار اسلامی کا درد و غال بین فرمایا
اور پر یہہ جہل سے۔ میں دکڑو ایالت اسلامی کی کرد و غال بین فرمایا
سال و دوڑ حکومت میں دل و انسان اور دنیا حق کی تحریر و حکومت
اجسام دے کے ہوئیں کوئی دوں سے زمین سکھنے، محالی دی۔
ایمیر شاہ مسلمانوں میں الٰہ عطیان
کو کھاہت کا شکر ہوا جس نے امامت کی کو اورتے سے بنائے
حرج پر روزے کلائے۔ مصلیٰ میں ذات ایمیر حضرت کے بے
خوبصورت ہوئے تھے کہ میں گرد و خارج کے ہاتھوں درج
اجسام دے کے ہوئیں کوئی دوں سے زمین سکھنے، محالی دی۔

میں طوٹے سے پوچھا آپ کے لئے کیا لوگوں؟ طوٹے نے جواب دیا میر امرت ایک کام کرنا کہ جب آپ اس
ملک کے بہات میں تین چیزوں کے باہم پر بہت سارے طوٹے بیٹھ ہو کر اڑادی کے ساتھ چلتے ہوئے ظرف آئیں
کے ان عکس برکت اسلام پہنچانا، کنیا میرے گھر میں ایک طوٹے نے آپ کو سلام بھیجا۔
جاوہر بھی تاریخ حکومتوں کے ساتھ اس کی بارہ بیاناتے ہوئے طوٹے کی فرمائش کوپر رکنے کے لئے اس
یاری میں ان عونوں بھکِ عالم پہنچائے کے لئے جیسا درخت پر طوٹے سامنے کے بعد میں ان میں سے ایک خوش
میں اکڑے میں پر بکھر جائیں گے۔ خود کی جانب یہاں سے لوگوں کو چھپا جائے اور جو میں حفاظ تحریک کیے جیاں جوکہ کر
طوٹے کی باری تھیں افسوس بخاتر ہوئے واقعی یہاں کیا خلوٹ کا شناختی تھا کہ جو میں ہی دُردیں اپنے
جایا دیں افسوس کرنے کا بوجو ہوا تھا جیسے خراب یہاں ہی کیا خلوٹ پر نہیں کوئی خداوت سے آزاد
کرنے کے خاطر بہار نہ کیا۔ بوجو کا دروازہ کوونا تھا اس طوٹے نے درخت پر آؤں بھری اور کہا کہ غیری آپ کا
جو ہم سے لئے بہتر چھوڑ دیاں ہاں باغیں جو عوامداری سے گریج تھاں کو آپ نے سوچا کہ کوہ مر گیا وہ
مر ایس بدل میری ای اڑادی کامر بیٹا کا آپ بھی ایسا مغل کو تو آزاد کر دے یا بازو دے گے۔
ای طرف کہا نے عوامداروں کے لئے کامیابی کے روز بیان کے کم ہو چکے ہی امام حسن نے اڑی وقت جو
اواؤ دی اور میلائیں۔ میں، ناصینصب ایسا ایسی ملکی (صفحہ ۱۲)

عزاداری رسم نہیں رمز ہے؟

تو فتن حین ملک و خروان پلوامہ

عزاداری ایک عقیدہ و سے نئی حریک ہے۔ حریک کرنا سے شروع ہوتی اور آج اس کے دراثان شیعویٰ نہیں بلکہ ہر قوم و ملت سے تعلق رکھنے والے افراد میں جو اپنے انسانیت ادا نہیں اس کو آگے بڑھاتے ہے اور امام رضا کے اس اثاب پر عمل کرتے ہیں کہ: (بہادر سے بہادر) عزاداری کو جہاں تک ممکن ہو سکے قائم، کوئی ایجاد ہو کو لوگ مدعی کر جائیں کوئی بھی جھوٹ جھوپ جائیں۔

عزاداری ہو محض، سو ماں کا نام بہبیں بلکہ مرد ہے۔ مرد کا جائزہ اس کو سمجھنے کے لئے بہترین حال ہوتا ہے۔ ایک ہمارے گھر میں طوایا تھا اس کا دن تاریخ اپنے مال کو غیری نے کرنے والے دروسے ملک سفر کرنے کے لئے روانہ ہوتے ہے میں اپنے نگہداشت اور اسے وحشتناک کہ آپ کے لئے کیا کروں؟ اس کے مالاٹاں سخت کے بعد ہو،

عزاداری رسم نہیں رہے گے؟

٥

۲۰۱۴ء میں اپنی بھروسی کے قریب اس قریب تھے، اور مدد حاصل کرنے والوں کو
اویت کرنے کے لئے، اپنے اخراج کے احراز کے لئے، اپنے اپنے مدد مانندوں کو
کوئی اپنے سامنے نہیں کر سکتا۔ اسی تھی تجھے کوئی اپنے سامنے نہیں کر سکتے
کہ اپنے اپنے سامنے نہیں کر سکتا۔ اسی تجھے کوئی اپنے سامنے نہیں کر سکتے
کہ اپنے اپنے سامنے نہیں کر سکتا۔ اسی تجھے کوئی اپنے سامنے نہیں کر سکتے
کہ اپنے اپنے سامنے نہیں کر سکتا۔ اسی تجھے کوئی اپنے سامنے نہیں کر سکتے

ان کی خواہیں تھیں اسکی ایسا نامات کئے گئے [6]۔ وہ سرا گورادن، وہ کوئی بڑی حکیم نہ تھے میں اسلام کی کوئی کوئی حکیمت نہیں تھی، وہ ایک عالمی حکیمت کے نام پر دیکھا جاتا تھا۔ اس کی تعلیمات کی خصوصیتی کے باوجود اپنے نام کے لئے اس کی تعلیمات کی ایسا ایسا انتہا تھا کہ اس کے ساتھ میں کوئی مبالغہ یا احتیاط نہ تھا۔ اس کی تعلیمات کی ایسا ایسا انتہا تھا کہ اس کے ساتھ میں کوئی مبالغہ یا احتیاط نہ تھا۔ اس کی تعلیمات کی ایسا ایسا انتہا تھا کہ اس کے ساتھ میں کوئی مبالغہ یا احتیاط نہ تھا۔ اس کی تعلیمات کی ایسا ایسا انتہا تھا کہ اس کے ساتھ میں کوئی مبالغہ یا احتیاط نہ تھا۔

۱۰

- (۱) Introduction to Sociology, Vol. 1, p.8
 (۲) سویرہ ایڈ، نمبر ۱۱، سال ۱۹۷۴ء۔
 (۳) تاریخ بربری، تمہرید میر، ملیٹی بلانٹن، ص ۲۸۳
 (۴) Britannica Encyclopedia, Add 1995, Vol2, pg 602
 (۵) تاریخ پاکستان، ۱۳۰۰ تا ۱۴۰۰ھ، آجھم آجھی
 (۶) تاریخ بربری، جلد ۵، ص ۲۱۲
 (۷) کنگوال نثارت ملکیت نامہ مودودی
 (۸) سویرہ ایڈ، نمبر ۱۰، سال ۱۹۷۴ء
 (۹) سویرہ ایڈ، نمبر ۱۱، سال ۱۹۷۴ء
 (۱۰) تحریک اسلام کے لام، کرد، دکنے، جنوبی ایشیا

عہد اخلاقی رسم نہیں رکھ دیتے۔ کوئی اخلاقی کام کرنے کا درست سب سے سادہ مہم نہیں تھا۔ اسی کی وجہ سے اخلاقی کام کرنے کا درست سب سے سادہ مہم نہیں تھا۔ اسی کی وجہ سے اخلاقی کام کرنے کا درست سب سے سادہ مہم نہیں تھا۔

بے ایمان کے کوئی مدد نہیں آتا۔ قرآن کریم کا
اندازہ اور تحریکی سماں فرمائے گئے کہ کوئی مدد نہیں آتا۔ قرآن کریم کے
لئے تحریکی سماں میں ای مدد نہیں آتا۔ قرآن کریم کے
لئے تحریکی سماں میں ای مدد نہیں آتا۔ قرآن کریم کے
لئے تحریکی سماں میں ای مدد نہیں آتا۔ قرآن کریم کے
لئے تحریکی سماں میں ای مدد نہیں آتا۔

قیام

شام غرباں آگئی؛ رن میں سیاہی چھا گئی



لار رسول ناک پے بجتا ہے مسلمانو
لاشے پے وان میں طاہر و روتا ہے مسلمانو
کرتی ہیں فاک بر سر جنت میں ہائے زہرا
حیدر کے دل پے داغ یہ: مہرا ہے مسلمانو
اکبر پھر جین کے دم توڑتا ہے مسلمانو
زاو پے ڈھہ جین کے دم توڑتا ہے مسلمانو
شیر کو تھی پیاس پہ لبک کی نیش تھی
لبک گر کے اصغر کہتا ہے مسلمانو
شام غرباں آگی رن میں سیاہی چھا گی
شیخ میں بسٹر علیل: بدلنا ہے مسلمانو
بابا کی تھی بولا ذلی بیکی جین کی
پادر برداؤ کو اسکے بونا ہے مسلمانو
قائم سے پوچھا شہ نے ہے بام شہادت کیا
کہتے ہیں شہد سے بھی بیٹھا ہے مسلمانو
اسلام مصطفیٰ علیہ السلام کی حافظ حسینت سے
حافظ حسینت کی زینب ہے مسلمانو
پھر کہا ہے بر پا باغ، عراق، میں دشام میں
تیار اب جہاد کو رہنا ہے مسلمانوں
اس دور کے جین کا ناپ میں نامہ ای
یہ بان میری ان پے قبان ہے مسلمانو
حرب ندا ہے شام میں زینب کی حفاظت کو
عباس کے دو بازو زندہ ہے مسلمانو
اصحاب مصطفیٰ کی مرقد سے آری ہے اسدا
اب تو ظیور مہدی؛ بدی ہے مسلمانو
ہو موتمنوں کی صفت میں ہر دور کامرانی
ہر دم دعا حسینی یہ: کرتا ہے مسلمانو
منوری علی حسینی (طالب علم) (جن آبادر عنادواری)

از: ذاکر سید انیس
موسوسی (بال)

کشمیر میں رثائی ادب



میں بیان کے خود اپنے رحلی اوب پر کمال ہن و اپنی فرمائی اور واقع
کریا۔ سیرت موصیہن کو ملہانہ کھلے کھلانے میں اہم، بول دا اکل
کتاب سمجھتے صفت فوائد مجھ تھیں کہ تھر ہن تک کے
عنوان سے پہلے دیکھ دیا گیا۔ قدرتی تھی کہ جلدی گوچے
کو بیان کے پھنس نکلاؤں نے مریش نگاری اور مریش خانی پر کمالہن کا
سوچنے خواہی۔

مرثیہ کوئی کا
مشمولیت یا فہم تھم سبب نہ لایا بلکہ اس بات کی معنی کر رہا ہے کہ
وہ وہ اپنی وجود کے ساتھی ہوا ہے۔ حضرت اکر موصیہن کے زمانے
میں مریش کوئی کاغذی ملکہ نہ تھا۔ ملکہ موصیہن کے زمانے میں اہم، بول دا اکل
کرتے تھے جو ثابت ہے اور جس دفعہ پہلی میں واقع کر دیا گیا
کی طرح میہا ہن ایمان ایکس بدلہ بیانات میں جملے تھے امام کے مذاہد میں اہم
لے آئے۔ اس کے نتیجے تھے پوری قضاۓ دوسری بانی تھی۔ حضرت مولانا کا یہاں
چمڑا جو ملکی سر اپنے ملکی سر اپنے ملکی سر اپنے ملکی سر اپنے ملکی
پا ہے۔ اسی حقائق کا بہادراہ اپنی فرضیہ اسلامیہ ملکی جھنگر ملک
اور جانی ڈھنڈ کر تھے تھے۔ فیض اب ہیوں اور بعد امام عین تھی کہ کافی
اس کوئی محنت کو ایک ایسی ایسی ہوئے دیں گے۔ اخلاق

علم ناکھس پیڑھ والا یتھ مٹل

مدھوشن بالہامی

پڑھم یہیں جسیں اس کو
دوں بُو موز آئی
عشن علقل گل غم سادات و چم
زوال علش اُن غم علی علی
یہ علش پیڑھ ولہ پورا اک تراویح خر
چلہ پیڑھن اوس غم میں غم خام عال
تیرہ دوں مزون گدن تماش سور گھست
اُوہ چارین داکن دو دوست یتھ ساعت و چم
اچھے چارین داکن دو دوست یتھ ساعت و چم
آیہ طہریں اوس نور سورہ طہر
طرفا تو چیز آمت لوک عرسات و چم
کوہہ بنا اکھ بے سر پاس سلما
وائج ٹھہ دل بے کہ ہندے جزبات و چم
جلس گے پر کاڑ میں وچھ بلہ یتھ منظر
بترہ اولان پیٹھاریں بذات و چم
شبیہ بیٹھر ٹشہ جگر اوس وائج ٹھلین
اوہ پوک آب چوان پر تھ کانہہ زور ذات و چم

نوحہ نثار بذگامی

جلس ٹڈ دل ناٹھر کر حالات و چم
کر بہس مز نکھس سقراں سقراں و چم
عاشورک شہ نکھن فق و چم و چم
مح عبارت نکھن مز سادات و چم
نہرہ نیکھن پیڑھن ولہ پورا اک تراویح خر
خام ٹھہن پیڑھن اوس غم میں غم خام عال
چلہ پیڑھن اوس غم میں غم خام عال
تیرہ دوں مزون گدن تماش سور گھست
اُوہ دوں مزون گدن تماش سور گھست
اچھے چارین داکن دو دوست یتھ ساعت و چم
آیہ طہریں اوس نور سورہ طہر
طرفا تو چیز آمت لوک عرسات و چم
کوہہ بنا اکھ بے سر پاس سلما
وائج ٹھہ دل بے کہ ہندے جزبات و چم
جلس گے پر کاڑ میں وچھ بلہ یتھ منظر
بترہ اولان پیٹھاریں بذات و چم
شبیہ بیٹھر ٹشہ جگر اوس وائج ٹھلین
اوہ پوک آب چوان پر تھ کانہہ زور ذات و چم

یزید کی تین سالہ حکومت

پہلا سال: یہی کریم کیلہ کے نواسے امام حسین کو شہید کیا اور ان کی خواتین کو قید کیا۔
دوسرہ سال: مددیہ مددوہہ مدد مدد کیا جس میں 10 ہزار افراد کو قتل کیا جیسی قوی تھے اور
یہی تشدد کر کے 1 ہزار عورتوں کو حاملہ کیا۔ مسجد نبوی میں گھوڑے پانے سے اور
تین دن تک مسجد نبوی میں اذان اور نماز نہیں ہوتی۔
تیسرا سال: مکر مدد پر مدد کیا اور مسلمانوں کے قبل غاذ کعبہ کو آگ لانے کی
کوشش کی اور اعلان کروایا کہ ثبوت بخواہم کا یک ڈھونگ تھا کہ کوئی دوستی آئی
کوئی فرشتہ آیا۔

حوالہات: خلافت و ملوکت سنجی ۱۸۲۔ تحری جلد ۲، این اثر جلد ۳

سلام



پادر نے دو، فلک سے
کوئی دو، دو،
روز خر شکن دو، دو
اک آسمان شی
موصیم ایک ملھی میں
پاٹ کے کچھ باڑ ہوں لے
رہ جئے ایس دعا
کہ، تو جن کا کرتا ہے تو سے یہ
کٹ کے کچھ سر ادا کیا دو، دم
پیٹاں بیٹاں کے سر سے کچھ
پلن دل ایسا کھاں امام نماز ہے کہ لانے
دریا سوت کے دو گیا
سحرا پل ایسا فواد زائد مختار

ما خدا سے جاہم سقیم سکیں وہی ہے کہ
انسان ہمچنانی کا داری کرنے کے لئے آرادہ ہے
اگر خلائق جان دہ موسیٰ پیسے بڑے خلائق میں سے ہو
جیا اگر خلائق جان دہ موسیٰ پیسے بڑے خلائق میں سے ہو
(رہبر انقلاب اسلامی سید علی حسین ناصری)



